اہل سنت کا نشان
ماہنامہ بقیع کراچی
NOVEMBER 2025
مفت سلسلہ اشاعت نمبر 377
Regd. # MC-1177

این ایف ٹیز NFT'S

(نان فنجیبل ٹوکنز)

شرعی نقطۂ نگاہ سے ایک تجزیہ

تحقیق

علامہ ابو اللیث محمد طاہر قادری نعیمی زید علمہٗ

(تلمیذ ڈاکٹر مفتی محمد عطاء اللہ النعیمی،
مدرس جامعۃ النور و مُتَخَصِّص دار الافتاء النور)

مُصدِّق

شیخ الحدیث ڈاکٹر مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ

(شیخ الحدیث جامعۃ النور و رئیس دار الافتاء النور)

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

Ph : 021-32439799 Website : www.ishaateislam.net

این ایف ٹیز N.F.Ts (نان فنجیبل ٹوکنز)

شرعی نقطۂ نگاہ سے ایک تجزیہ

تحقیق

علامہ اَبو للیث محمد طاہر قادری نعیمی زِید علمہٗ

(تلمیذ ڈاکٹر مفتی محمد عطاء اللہ النعیمی، مدرس جامعۃ النور و متخصص دارالإفتاء النّور)

مُصدِّق

شیخ الحدیث ڈاکٹر مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہٗ

(شیخ الحدیث جامعۃ النّور ورئیس دار الإفتآء النّور)

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب	:	این ایف ٹیز N.F.Ts(نان فنجیبل ٹوکنز) (شرعی نقطہء نگاہ سے ایک تجزیہ)
سن اشاعت	:	جمادی الاولیٰ ۱۴۴۷ھ / نومبر 2025ء
ناشر	:	جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان) نور مسجد، کاغذی بازار میٹھادر، کراچی فون: 021-32439799
خوشخبری	:	یہ رسالہ www.ishaateislam.org پر موجود ہے۔

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
1	پیش لفظ	4
2	استفتاء	7
3	خلاصہ اور مختصر حکم شرعی	7
4	تفصیلی حکم	11
5	فقہی نظر سے این ایف ٹی کی بنیادی صفات	14
6	ملکیتِ ناتمام	14
7	قدر یعنی Value کا دھوکہ اور فراڈ / Scams	16
8	حوالہ جات	18
9	دلائل	20
10	شرعی طور پر بیع کی چار صورتیں ہیں	20
11	مذکورہ بالا فقہی احکام کی روشنی میں این ایف ٹی کا حکم	27
12	مصادر و مراجع	34

پیش لفظ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

شریعتِ مطہّرہ نے حلال مال کمانے اور حرام مال سے بچنے کا حکم فرمایا ہے اور جہاں حلال کمانے اور کھانے کی برکات کو اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیارے رسول ﷺ نے بیان فرمایا ہے، وہی مالِ حرام کی نحوست کو بھی جا بجا واضح فرمایا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے: یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا ﳲ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِؕ-اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ﴿۱۶۸﴾

(البقرۃ: ۲/ ۱۶۸)

ترجمہ: اے لوگو کھاؤ جو کچھ زمین میں حلال پاکیزہ ہے اور شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے (کنز الایمان)۔

آیتِ مذکورہ کی تفسیر میں امام شمس الدین احمد بن سلیمان ابنِ کمال پاشا حنفی متوفی ۹۴۰ھ لکھتے ہیں: "﴿طَيِّباً﴾ طاهراً عنْ كُلِّ شُبهةٍ" (تفسیر ابن کمال باشا، البقرۃ: ۲/ ۱۶۸، ۱/ ۳۶۵، مطبوعة: مكتبة الإرشاد، اسطنبول، الطبعة الأولى ۱۴۳۹ھ-۲۰۱۸م)

یعنی: طیب سے مُراد ہر قسم کے شُبہ سے پاک ہونا ہے۔

لہٰذا مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ سچائی اور دیانتداری کے ساتھ ہر قسم کی کراہیت اور شُبہ سے پاک مال کے ہی حُصول کی سعی کرے کیونکہ ایسا تاجر بروزِ قیامت انبیاء، صِدّیقین اور شُہداء کے ساتھ ہو گا جیسا کہ امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ اپنی سند سے روایت کرتے ہیں: "عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ النَّبِيِّ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الأَمِيْنُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ، وَالصِّدِّيْقِيْنَ، وَالشُّهَدَاءِ "(سُنن الترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی التجار وتسمیة النبی ﷺ إیاهم، برقم:۱۲۰۹، ۲/۲۵۸ مطبوعة: دارالکتب العلمیة، بیروت، الطبعة الأولى ۱۴۲۱ھ-۲۰۰۰م)

یعنی: سچا اور امانت دار تاجر (بروزِ قیامت) انبیاء، صِدّیقین اور شہداء کے ساتھ ہو گا۔

مگر مُرورِ زمانہ کے ساتھ ساتھ تجارت و کاروبار نے نت نئی اور جدید صورتیں اختیار کرلی ہیں۔ عوام الناس تو ایک طرف، بعض علماء کرام کو بھی ان کی فقہی تحقیق، تکییف اور جواز وعدمِ جواز کے تعین میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ ایسی صورتِ حال میں عوام کے ناجائز اور ممنوع عقود میں مبتلا ہونے کا اندیشہ بڑھ جاتا ہے۔ لہٰذا ایسے مواقع پر علمائے کرام اور مفتیانِ عظام پر لازم ہے کہ وہ مسلمانوں کی صحیح رہنمائی کے لیے نئے اور نو پید مسائل کو سہل اور عام فہم انداز میں واضح کریں، اور وقت کے تقاضوں کے مطابق ان کی تشہیر واشاعت بھی کریں۔

یہ رسالہ بھی اسی سلسلۂ رہنمائی کی ایک اہم کڑی ہے، جو دراصل ایک استفتاء کے جواب پر مشتمل ہے۔ اسے ہمارے ادارے کے فاضل، محقق اور کہنہ مشق مدرس، **ابواللیث علامہ محمد طاہر قادری نعیمی زید شرفہٗ** نے تحریر فرمایا ہے۔ انہوں نے اس رسالے میں "این ایف ٹی (NFT) "کی تعریف، اس کے طرزِ تعامُل، اور موجودہ دَور میں اس کے اندر پائے جانے والے غالب مَفاسِد کو نہایت

مدلّل، محققانہ اور واضح انداز میں بیان کیا ہے، اور آخر میں اس کے شرعی حکم کو اصولِ فقہ و قواعدِ شریعت کی روشنی میں متعین فرمایا ہے۔

اللہ ربُّ العزت مُجیب کو سعادتِ دارین سے نوازے، ان کے علم و قلم میں مزید برکت عطا فرمائے، اور ان کی تمام علمی و دینی خدمات کو اپنی بارگاہِ قبولیت میں شرفِ قبول عطا فرمائے۔

جمعیّتِ اشاعتِ اہلسنّت پاکستان اس رسالے کو اپنے سلسلۂ اشاعت کے **۳۷۷ویں نمبر** پر شائع کر رہی ہے۔ اللہ تعالٰی اس علمی خدمت کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے، ہم سب کی کاوشوں کو مقبول بنائے، اور اس رسالے کو عوام و خواص کے لیے باعثِ نفع و ہدایت بنائے۔

فقط: عبدہ محمد عطاء اللہ نعیمی
خادم دار الحدیث والافتاء جامعۃ النور
جمعیّت اشاعت اہلِ سنّت پاکستان (کراچی)

الاستفتاء:

محترم مفتی صاحب، گزارش ہے کہ آج کل ڈیجیٹل دنیا میں N.F.T (Non Fungible Token) ؛"نان فنجیبل ٹوکن" کے ذریعے مختلف قسم کے ڈیجیٹل اثاثہ جات کی خرید و فروخت عام ہو گئی ہے۔

اس میں تصاویر، ویڈیوز، ڈیجیٹل آرٹ اور دیگر اشیاء شامل ہوتی ہیں، اور یہ لین دین عموماً آن لائن پلیٹ فارمز جیسے **OpenSea**، **Rarible**، **Foundation** اور **Magic Eden** وغیرہ کے ذریعے ہوتا ہے۔ ادائیگی اکثر کرپٹو کرنسی جیسے **Ethereum** یا **Solana** کے ذریعے کی جاتی ہے۔

براہِ کرم اس سلسلے میں رہنمائی فرمائیں کہ کیا **NFT** کے ذریعے ڈیجیٹل اشیاء کی خرید و فروخت شرعاً جائز ہے؟ اگر یہ لین دین کرپٹو کرنسی کے ذریعے ہو تو کیا یہ درست ہے؟ کیا اس قسم کی خرید و فروخت کو شرعی مال کا تبادلہ تصور کیا جا سکتا ہے؟

(سائل: **مولانا سرفراز عطاری** _ النور فورم اور سائلین۔ معرفت علامہ سیّد مُنیر شاہ صاحب)

باسمہ تعالٰی و تقدّس الجواب:

خلاصہ اور مختصر حکم شرعی:

نوٹ: عام طور پر ہر ٹیکنالوجی نیوٹرل (**neutral**) ہوتی ہے۔ یعنی اس کی شرعی حیثیت – حلال و حرام ہونے کا حکم، اس کے استعمال پر منحصر ہوتا ہے۔

اس فتوٰی میں مُستند تحقیقات (authentic research papers) **کی بنیاد پر سن ۲۰۲۵ء میں "موجود اور رائج" این ایف ٹیز کو سمجھا گیا ہے اور مشہور پلیٹ فارمز پر کیے جانے والے ان کے "غالب" لین دین** (majority transactions) **کا شرعی حکم بیان کیا گیا**

ہے۔ مستقبل میں ہونے والی نئی ترقی، نادر صورتوں یا قوانین کے اِرتقاء کی صورت میں اُس مخصوص معاملہ کا سوال بنا کر علماء سے شرعی رہنمائی لینا لازمی ہے۔

این ایف ٹی (NFT)،نان فنجیبل ٹوکن (Non-Fungible Token) دراصل ایک مُنفرد قسم کا ڈیجیٹل سرٹیفکیٹ(Digital Certificate) ہے، جو بلاک چین ٹیکنالوجی(Block Chain Technology) پر محفوظ کیا جاتا ہے۔ **جس کی مدد سے حقیقی اور ڈیجیٹل اشیاء کی ملکیت یا صداقت و اصلیت کا ثبوت فراہم کیا جاسکے۔ این ایف ٹیز(NFTs) کو مختلف آن لائن پلیٹ فارم (ویب سائٹ اور ایپلی کیشن) پر کرپٹو کرنسیوں، یا دیگر این ایف ٹیز کے بدلے خریدا یا بیچا جاسکتا ہے۔**

مالی معاملات سے متعلق شریعت کے چند بنیادی اُصول ہیں جنھیں این ایف ٹی کا جائزہ لیتے وقت مد نظر رکھنا چاہیے۔ ان اُصولوں میں شامل ہیں:

- تبادلہ کی جانے والی شے کی "مالیت" (یعنی شرعی نقطہ نگاہ سے مال ہونا)۔
- تقوّم (جائز و مباح استعمال)۔
- خلافِ شرع مواد کی ممانعت۔
- غرر (دھوکہ وابہام) سے بچنا۔
- مقصودی منفعت real tangible benefit
- قیاس آرائی پر مبنی لین دین اور قِمار(speculation / جوئے) سے پاک ہونا۔
- اِسراف و تبذیر اور مال کو ہلاکت پر پیش کرنے سے احتراز کرنا۔
- معاشرے پر منفی اثرات سے بچنا۔

اسلامی تجارتی اُصولوں اور اخلاقیات کی روشنی میں "تاحال"، این ایف ٹی کالین دین "غالب طور پر" (in majority cases)، ناجائز معاملات پر مبنی ہے۔ جس کی تفصیل مکمل فتویٰ میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ مختصر وجہ یہ ہے کہ:

۱۔ اگرچہ کہنے کی حد تک (In Theory) این ایف ٹی ملکیت یا حقوق کاڈیجیٹل ثبوت پیش کرتے ہیں، لیکن اکثر شرعی طور پر "مال" ہونے، اور "قابلِ خرید و فروخت مبیع" ہونے کے ضروری معیار پر پورا نہیں اترتے۔ اس میں خلافِ شرع مواد، غیر یقینی حقوق، غَرر، اور قیاس آرائی پر مبنی طریقوں (speculations) اور فراڈ (scams) کا غلبہ ہے۔

۲۔ قانون اور عدالتوں نے بھی NFTs کو روایتی معنوں میں "ملکیت" کے طور پر تسلیم نہیں کیا۔ یہ حقیقی دنیاوی عدالتوں میں "قابلِ نفاذ حُقوقِ ملکیت" فراہم کرنے میں کئی بار ناکام رہے ہیں۔ دلیل کے طور پر مُتعدد مُقدّمات (case laws) بھی مفصّل فتویٰ میں مذکور ہیں۔

بیان کردہ پہلی دو وجوہات کی بناء پر تاحال، این ایف ٹی کی غالب اکثریت (vast majority) شرعی طور پر "مال" نہیں اور عندَ الشرع جب بیع کا کوئی رُکن نہ پایا جائے یا وہ چیز جو بیچی جارہی ہے بیع کے قابل ہی نہ ہو تو وہ بیع باطل ہے۔ بیع باطل کا حکم یہ ہے کہ مبیع پر اگر خریدار کا قبضہ بھی ہو جائے جب بھی وہ اس کا مالک نہیں ہو گا اور خریدار کا وہ قبضہ، قبضہءِ امانت قرار پائے گا۔

۳۔ مزید یہ کہ زیادہ تر این ایف ٹیز(NFTs) کرپٹو کرنسی کو بطور قیمت استعمال کرتے ہوئے خریدے جاتے ہیں، جس کا ثمن ہونا خود مُستند حنفی حلقوں میں موضوعِ بحث اور مشتبہ(Doubtful)ہے۔

۴۔ اگر این ایف ٹی "شرعی طور پر مال" کی تعریف پر کسی نادِر صورت میں صادق آبھی جائے، تو بھی تاحال این ایف ٹی اپنی اِرتقاء کے ابتدائی مرحلوں میں ہونے کے سبب،وَاضح اور محفوظ مالِکانہ حقوق فراہم کرنے میں "غَرَر" کا شکار ہیں۔ جس کی بناء پر فسادِ بیع کا حکم ہے۔

ہارورڈ لاء اسکول(Harvard Law School) کی تجارتی اور بین الاقوامی قانون کی ماہر " اناستاسیا چووائیوا(Anastasiia Chuvaieva)"، کا مضمون جو NYU Jipel نے شائع کیا، NFTs کے بارے میں تفصیل سے بتاتا ہے کہ وہ ڈیجیٹل چیزوں کی ملکیت کو بہتر بنانے کا وعدہ تو کرتے ہیں، لیکن قانونی مسائل کی وجہ سے واضح نہیں ہیں۔لوگ سوچتے ہیں کہ وہ اس کے ذریعے مکمل ملکیت حاصل کریں گے، جو حقیقت میں نہیں ملتی۔

Refer: (Anastasiia Chuvaieva's : Non-Fungible Tokens and Failed Promises, published by NYU Jipel. [https://jipel.law.nyu.edu/non-fungible-tokens-and-failed-promises/]

۵۔ این ایف ٹی کے ذریعے کئے جانے والے فراڈ، scams ، "مبہم ملکیت" اور "غَرَر"(غیر یقینی صورتِ حال) کے سبب لاکھوں افراد کی اربوں روپے کی سرمایہ کاری ضائع ہوئی ہیں۔اِن سے متعلق مُستند خبریں اور تحقیقی شماریات آئے دن سامنے

آتے رہتے ہیں۔ جب مسلمان واضح ملکیت اور قدر کے بغیر این ایف ٹی میں سرمایہ کاری کرتے ہیں، تو وہ اپنے مال کو خود نقصان و ہلاکت کے خطرے میں ڈالتے ہیں، جس سے شریعت سختی سے منع کرتی ہے۔ اللہ عزوجل اپنے کلام قرآن پاک میں اس کا حکم ارشاد فرماتا ہے: لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ (البقرۃ۲/ ۱۹۵)

ترجمہ: اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔ (کنزالایمان)

این ایف ٹی کی تجارت میں جعلی ٹریڈنگ، فراڈ، phishing، rug-pulling، pump and dump schemes، MLM style referral schemes اور قیاس آرائی پر مبنی (speculative) سرمایہ کاری کے نتیجے میں ہونے والے اربوں ڈالر کے ضیاع سے متعلق تشویشناک اعداد و شمار تفصیلی فتویٰ میں باحوالہ مذکور ہیں۔

لہٰذا، مسلمانوں کو ان میں سرمایہ کاری کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔ ایسے معاملات نہ صرف مسلمان کے دِین و ایمان کو نقصان پہنچاتے ہیں بلکہ اس کے مال کو بھی ہلاکت و نقصان کے خطرے میں ڈالتے ہیں۔ اور شریعت اپنے ہاتھوں ہلاکت میں پڑنے سے سے منع کرتی ہے۔

❖ تفصیلی حکم:

این ایف ٹی (نان فنجیبل ٹوکن NFT) :

یہ دراصل ایک مُنفرد قسم کا ڈیجیٹل سرٹیفکیٹ (Digital Certificate) ہے، جو بلاک چین (Block Chain) پر محفوظ کیا جاتا ہے۔ یہ ملکیت یا صداقت و اصلیت کا ثبوت فراہم کرتا ہے۔

(بلاک چین(Block chain) ایک غیر مرکزی، بَرقی رجسٹر (decentralized, digital ledger) ہے، جو این ایف ٹیز(NFTs) کے مالکانہ حقوق، ٹوکن کی شناخت، اور لین دین کی تاریخ کو محفوظ، شفاف اور جعل سازی سے پاک طریقے سے ریکارڈ کرتا ہے۔ یہ ریکارڈ بلاکس (Blocks) کی صورت میں ترتیب دیے جاتے ہیں جو ایک تسلسل (Chain) بناتے ہیں۔)۔

این ایف ٹی بنیادی طور پر ہر قسم کے سامان کی ملکیت اور اصلیت کے ثبوت کے لیے ایک لیجر انٹری(Ledger Entry) یا"ڈیٹابیس اندراج" (Database Entry) کے طور پر کام کرتے ہیں۔

اسے مثال سے یوں سمجھیں کہ:

آپ لاہور کی ایک آرٹ گیلری سے ایک نایاب پینٹنگ Painting خریدتے ہیں۔ اس پینٹنگ کے ساتھ ایک سرٹیفکیٹ ملتا ہے جو ثابت کرتا ہے کہ یہ مشہور آرٹسٹ "صادقین"کی بنائی ہوئی اصل پینٹنگ ہے۔NFT اسی سرٹیفکیٹ کی طرح ہے، لیکن ڈیجیٹل اشیاء کے ریکارڈ کیلئے، جو بلاک چین پر محفوظ ہوتا ہے تاکہ ہر کوئی اس کی صداقت کی تصدیق بغیر کسی ثالث کے کر سکے۔ سرٹیفکیٹ یا ریکارڈ کی بنیاد پر موجود اصل شے (جیسے کوئی اصلی ڈیجیٹل تصویر یا ویڈیو) اکثر اس بلاک چین سے باہر کسی جگہ (جیسے کلاؤڈ سرور cloud server پر) محفوظ ہوتی ہے، لیکن NFT کا میٹا ڈیٹا Meta-Data اس سے منسلک ہوتا ہے، جو یقینی بناتا ہے کہ آپ "اصل" کے مالک ہیں، چاہے دوسرے اس فائل کو دیکھ سکیں یا کاپی کر سکیں۔

[*میٹاڈیٹا(meta data): معلومات کے بارے میں معلومات ہے۔ یہ ڈیٹا(data) کو بیان کرتا ہے، جیسے کہ فائل کا نام، سائز، بنانے کی تاریخ، مصنف یا مقام۔ مثلاً: ایک تصویر کا میٹاڈیٹا بتا سکتا ہے کہ تصویر کب اور کہاں لی گئی، کیمرہ کی قسم یا ایڈیٹنگ کی تفصیلات۔ یہ ڈیٹا کو منظم کرنے، تلاش کرنے، اور سمجھنے میں مدد کرتا ہے۔]

کوئی بھی شخص کسی آن لائن پلیٹ فارم کا استعمال کرتے ہوئے این ایف ٹی بنا سکتا ہے۔ اس کے لیے جدید کوڈنگ یا پروگرامنگ کی مہارت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مثال کے طور پر، آپ کسی کیلے پر ایک مسکراتا ہوا چہرہ بنا سکتے ہیں، اس کی تصویر لے کر (جس میں میٹاڈیٹا meta-data شامل ہوتا ہے)، اُسے بلاک چین پر ٹوکن بنا سکتے ہیں۔ جس کے پاس بھی اس ٹوکن کے نجی کوڈ (Private Keys) ہوں گی، وہ اِن حقوق کا مالک ہوگا جو آپ نے اسے تفویض کیے ہیں۔

این ایف ٹی کو کرپٹو کرنسیوں، یا دیگر این ایف ٹی کے بدلے خریدا اور بیچا جا سکتا ہے۔ یہ سب اس قدر (value) پر منحصر ہے جو مارکیٹ اور مالکان نے انہیں دی ہے۔ آج، این ایف ٹی ڈیجیٹل آرٹ سے کہیں آگے پھیل چکے ہیں۔ OpenSea جیسے پلیٹ فارمز پر، وہ اب کئی اقسام میں موجود ہیں۔ چند مشہور مثالیں یہ ہیں:

- ڈیجیٹل آرٹ ورک جو صرف ڈیجیٹل شکل میں موجود ہوتا ہے، جیسے Paintings, Animation, 3D models
- نایاب ڈیجیٹل اشیاء جو محدود تعداد میں جاری کی جاتی ہیں اور اکثر کمیونٹی یا ممبر شپ سے جڑی ہوتی ہیں۔

- ویڈیو گیمز میں استعمال ہونے والی اشیاء۔ جیسے کردار، ہتھیار، یا زمین، جنہیں خریدا، بیچا یا اپ گریڈ کیا جاسکتا ہے۔
- ورچوئل دنیا Virtual World میں زمین، عمارتیں، لباس یا اوتار Avatars
- گانے، البمز Albums یا خصوصی آڈیو کلپس جنہیں فنکار براہِ راست فروخت کرتے ہیں۔
- مشہور انٹرنیٹ کلپس Clips یا میمز Memes جنہیں NFT کے طور پر محفوظ کیا جاتا ہے۔
- ڈیجیٹل زمین یا پراپرٹی جو میٹاورس Metaverse میں استعمال ہوتی ہے، اور جس کی ملکیت بلاک چین پر محفوظ ہوتی ہے۔
- بلاک چین پر محفوظ ویب ایڈریس Website Domain Name یا یوزر نیم Username، جو منفرد شناخت فراہم کرتے ہیں۔
- ایونٹس Events یا کمیونٹی تک رسائی کے لیے Passes کے ڈیجیٹل ٹوکن، جو مخصوص فوائد یا رسائی فراہم کرتے ہیں۔

❖ فقہی نظر سے این ایف ٹی کی بنیادی صفات:

- **ملکیتِ ناتمام:**

1. این ایف ٹی کو اکثر ایک انقلابی ٹیکنالوجی کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، لیکن عام خریدار کے لیے اس کی "ملکیت" اکثر گمراہ کن ثابت ہو سکتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب آپ کوئی این ایف ٹی خریدتے ہیں تو آپ کے پاس صرف ایک ڈیجیٹل

ٹوکن ہوتا ہے جو بلاک چین پر محفوظ ہوتا ہے نہ کہ اصل تصویر، موسیقی یا چیز وغیرہ(جسے عام طور پر لوگ نہیں سمجھتے۔)

زیادہ تر این ایف ٹی ڈیجیٹل فائلوں جیسے کہ تصاویر، آڈیو، یا ویڈیو سے منسلک (link)ہوتے ہیں۔ **یہ اصل اثاثہ یا فائل نہیں ہوتے۔ بلکہ صرف ملکیت کا ایک محفوظ ریکارڈ ہوتے ہیں۔**

2. این ایف ٹی کے ساتھ وابستہ حقوق (مثلاً ذاتی استعمال یا رائلٹی royalty کا حق وغیرہ)، اسمارٹ معاہدوں(Smart Contracts) پر مُنحصِر ہوتے ہیں۔ یہ معاہدے ایک کمپیوٹر پروگرام ہیں، جو خودکار (Automatic)طور پر حقوق کو نافذ کرتے ہیں۔ لیکن ان اسمارٹ معاہدوں میں کوڈنگ کی غلطیاں، قانونی خلاء اور سیکیورٹی خامیاں پائی جاتی ہیں۔

ان میں بلاک چین سے باہر کے ڈیٹا لنکس(data source links) بھی ہوسکتے ہیں۔ (جیسے ویب سائٹس یا online servers) جو کسی بھی وقت ختم ہوسکتے ہیں اور عملاً ہوئے بھی ہیں۔ جِسے link rot سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

حقِ تخلیق کار، حقِ مصنّف و ناشر وغیرہ (royalty, intellectual property or copyrights etc.)، کیلئے **اسمارٹ معاہدے حقیقی قانون کی نظر میں اکثر ناقابلِ نفاذ، مُبہم اور ناپائیدار ہوتے ہیں۔**

3. **جب این ایف ٹی کو حقیقی چیزوں جیسے جائیداد، قیمتی گھڑی یا نایاب اشیاء سے جوڑا جاتا ہے تو مسئلہ مزید بڑھ جاتا ہے۔** صرف ایک بلاک چین ٹوکن آپ کو مکان یا

پینٹنگ کی قانونی ملکیت نہیں دیتا، جب تک کہ روایتی قوانین اور کاغذی معاہدے اس کی پشت پناہی نہ کریں۔ اس کے برعکس، حقیقی دنیا کے اثاثوں کے لیے صدیوں سے قانونی نظام، رجسٹریاں اور نفاذ کے طریقہ کار موجود ہیں۔ اسی وجہ سے **این ایف ٹی کی ملکیت اکثر روایتی ملکیت کے مقابلے میں کم محفوظ، محدود اور نافذ کرنے میں مشکل ثابت ہوتی ہے۔**

4. **عدالتوں نے بھی NFTs کو روایتی معنوں میں "ملکیت" کے طور پر تسلیم نہیں کیا۔ مثال کے طور پر Vernor v. Autodesk (2010) میں امریکی عدالت نے ڈیجیٹل اثاثوں کو صرف license قرار دیا، نہ کہ جائیداد، اور Capitol Records v. ReDigi (2013) میں ڈیجیٹل فائل کی دوبارہ فروخت کو کاپی رائٹ کی خلاف ورزی قرار دیا۔ اسی طرح Hermès v. Rothschild (2023) میں عدالت نے NFTs کو فنکارانہ اظہار مانا لیکن فیصلہ trademark infringement (ٹریڈمارک کی خلاف ورزی) کی بنیاد پر دیا، نہ کہ ملکیت کی حیثیت سے۔ اِن مثالوں سے واضح ہوتا ہے کہ NFTs قانونی طور پر "اِبہام" (ambiguity) کا شکار ہیں۔**

- **قدر یعنی value کا دھوکہ اور فراڈ / scams:**

5. این ایف ٹی مارکیٹ انتہائی قیاس آرائی (speculations) پر مبنی ہے، یہ مصنوعی اَفواہوں اور مبالغہ آرائی پر مبنی تشہیر کے سبب ہونے والی سرمایہ کاری اور بالآخر اَموال کا ضائع ہونا جیسی خرابیوں کا شکار ہے۔

سن 2023ء کی "dappGambl" کی ایک رپورٹ، (جس نے NFT Scan اور CoinMarketCap کے ڈیٹا کا جائزہ لیا)، میں یہ پایا گیا کہ 73,257 این ایف ٹی مجموعوں میں سے 69,795 کی مارکیٹ کی قیمت "0" صفر ایتھر Ether تھی۔

6. بہت سے این ایف ٹی ڈیجیٹل آرٹ، ٹوئیٹس، یا شوق کے لئے جمع کی جانے والی اشیاء کی "ورچوئل نمائندگی" کرتے ہیں جن میں کوئی ٹھوس فائدہ یا real value (منفعتِ مقصودہ) نہیں ہوتی۔ ان کی قدر مصنوعی قلت (scarcity illusion) اور قیاس آرائی پر مبنی ہوتی ہے، جو افواہوں کی وجہ سے بڑھتی ہے نہ کہ فائدے کی وجہ سے۔

7. این ایف ٹی کی اوسط فروخت کی قیمت اگست 2021 میں 791.84 ڈالر تھی اس سے گر کر ستمبر 2023 میں 38.17 ڈالر ہو گئی، جس سے سرمایہ کاروں کو اربوں کا نقصان ہوا۔

8. اس رپورٹ کے مطابق این ایف ٹی مجموعہ رکھنے والے 95 فیصد افراد (23 ملین لوگوں) کی سرمایہ کاری بے قیمت ہو گئی ہے۔ صرف 1 فیصد سے بھی کم اعلی مجموعوں کی قیمت 6,000 ڈالر سے زیادہ تھی۔ **بہت سے خریداروں نے غلط سمجھا کہ وہ کیا خرید رہے ہیں، وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ وہ ڈیجیٹل مواد کے مکمل حقوق کے مالک ہیں۔**

9. یہ ایک حقیقت ہے کہ اکثر این ایف ٹی Scams & Frauds (دھوکہ اور فریب)، خلاف شریعت اور غیر اخلاقی مَواد، جعلی تجارتوں اور قیمتوں کے کثیر اور شدید اُتار چڑھاؤ سے دوچار ہیں۔

10. سن 2021–2022 کے دوران، 100 ملین ڈالر سے زیادہ کے این ایف ٹی چوری ہوئے۔ ایک بڑا کیس "Mutant Ape Planet" کا تھا، جہاں سرمایہ کاروں نے 2.9 ملین ڈالر کا نقصان اٹھایا۔ واش ٹریڈنگ wash trading — قیمتوں کو بڑھانے کے لیے جعلی خرید و فروخت — مارکیٹ پر حاوی ہے۔ 2022 میں، ایتھیریم این ایف ٹی کی تجارت کے حجم (volume) کا تقریباً 58 فیصد (30 ملین ڈالر سے زیادہ) جعلی خرید و فروخت سے منسلک تھا۔

11. تحقیق شدہ اعداد و شمار کے مطابق سوشل میڈیا پر فروغ دیے گئے ایک تہائی سے زیادہ این ایف ٹی منصوبے دھوکہ دہی پر مبنی تھے، ان میں اکثر فشنگ phishing یا رگ پل Rug-pull شامل ہوتا تھا جو کہ آسان لفظوں میں سرمایہ کار کی معلومات اور مال کی چوری ہے۔

حوالہ جات:

- ***Non-Fungible Tokens and Failed Promises, NYU Journal of Intellectual Property & Entertainment Law***
  (https://jipel.law.nyu.edu/non-fungible-tokens-and-failed-promises/)
  [The NYU Journal of Intellectual Property & Entertainment Law is a peer-reviewed academic journal, ensuring high credibility]

- ***Linking a Digital Asset to an NFT — Technical and Legal Analysis*, Laws (MDPI), 2024 .**
  (https://www.mdpi.com/2075-471X/13/5/59)
  [MDPI's Laws is a peer-reviewed, open-access journal, reputable in legal and technical research]
- ***Issues Relating to Smart Contracts in the Indian Context and Their Effect on NFTs*, NLIU CSIPR .**
  (https://csipr.nliu.ac.in/technology/issues-relating-to-smart-contracts-in-the-indian-context-and-their-effect-on-nfts/)
  [Published by the National Law Institute University's Centre for Studies in Intellectual Property Rights, a reputable academic source]
- ***95% of NFTs are Dead - Trends, Predictions & Statistics 2025*; DappGambl**
  (https://dappgambl.com/nfts/dead-nfts/)
  [DappGambl is an industry source focused on blockchain and NFTs, it's a recognized source for crypto market insights.]
- ***Illicit Finance Risk*, U.S. Department of the Treasury.(2024).**
  https://home.treasury.gov/system/files/136/Illicit-Finance-Risk-Assessment-of-Non-Fungible-Tokens.pdf
  [The U.S. Department of the Treasury is a highly authoritative government source, ensuring robust credibility]
- ***NFT Developer Charged in $2.9M Mutant Ape Planet Fraud*, U.S. Department of Justice. (2023).**
  https://www.justice.gov/usao-edny/pr/non-fungible-token-nft-developer-charged-multi-million-dollar-international-fraud
  [The U.S. Department of Justice is a highly authoritative source, providing factual legal information]
- ***Over $30B of NFT Trading Volume on Ethereum Is Wash Trading*, CoinDesk.**

(2022).
https://www.coindesk.com/web3/2022/12/23/over-30b-of-nft-trading-volume-on-ethereum-is-wash-trading-research-suggests
[CoinDesk is a well-known crypto news outlet, credible for industry reporting]

- ***Detecting NFT Scams on Social Media.*** **PhishNFT Study. (2023). arXiv:2301.09806.**
https://arxiv.org/abs/2301.09806
[arXiv is a reputable preprint server, it's a valuable academic source.]

- ***Q3 2023 Market Pulse (CryptoSlam Data),*** **Binance Research (2023).**
https://research.binance.com/en/analysis/market-pulse-q3-2023
[Binance Research is a credible industry source]

- **دلائل:**

بیع (خرید و فروخت) کی تعریف، باہمی رضامندی سے مال کے بدلے مال کے تبادلے کے طور پر کی گئی ہے۔

شرعی طور پر بیع کی چار ۴ صورتیں ہیں:

چنانچہ امام علاء الدین محمّد بن احمد سمرقندی حنفی (متوفیٰ: 540ھ) لکھتے ہیں:"البیع أَنْوَاع أَرْبَعَة أَحدهَا بيع الْعين بِالْعينِ كَبيع السّلع بأمثالها نَحْو بيع الثَّوْب بِالْعَبدِ وَغَيره وَيُسمى هَذَا بيع المقايضة؛ وَالثَّانِي بيع الْعين بِالدّينِ نَحْو بيع السّلع بالأثمان الْمُطلقَة وَبَيْعهَا بالفلوس الرائجة والمكيل وَالْمَوْزُون والعددي المتقارب دينا؛ وَالثَّالِث بيع الدّين

بِالدّينِ وَهُوَ بيع الثّمن الْمُطلق بِالثّمن الْمُطلق وَهُوَ الدَّرَاهِم وَالدَّنَانِير وَإِنَّهُ يُسمى عقد الصّرْف...؛ وَالرَّابِع بيع الدّين بِالْعينِ وَهُوَ السّلم فَإِن الْمُسلم فِيهِ مَبِيع وَهُوَ دين وَرَأس المَال قد يكون عينا وَقد يكون دينا وَلَكِن قَبضه شَرط قبل افْتِرَاق الْعَاقِدين بأنفسهما فَيصير عينا"

آسان زبان میں اس کا خلاصہ یہ ہے کہ خرید و فروخت میں:

۱۔ دونوں طرف معیّن موجود اشیاء(goods)ہوں۔[اُس کو مقایضہ barter sale کہتے ہیں]

یا

۲۔ دونوں طرف ثمن (gold, silver, currency) ہو۔[اس کو بیع صرف کہتے ہیں]۔ یا

۳۔ ایک طرف معیّن موجود شیء(goods) اور ایک طرف ثمن (gold, silver, currency)ہو۔

اس کی دو صورتیں ہیں، اگر مبیع کا موجود ہونا ضروری ہو تو بیع مُطلق ہے،

۴۔ اور ثمن کا فوراً دینا ضروری ہو تو بیع سَلم۔

(تحفة الفقهاء،كتاب البيوع،باب السلم، ٢/ ٧،مطبوعة: دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة:الثانية،١٤١٤هـ ،-١٩٩٤م ملخصاً؛**بہار شریعت**،حصہ:۱، بیع سلم ،مسئلہ ۱،ط: مکتبۃ المدینہ،کراچی۔ملخصا)

شریعت کی نظر میں خرید و فروخت(بیع) کے صحیح ہونے کے لیے، کئی بنیادی شرائط ہیں جو پوری ہونی چاہئیں۔ ان میں سے یہ بھی ہے کہ: جس چیز کو بیچا جارہا ہے اس کا شریعت کی نظر میں مال ہونا اور بیچنے والے کی ملکیت و قبضہ میں وقتِ عقد ہونا ضروری

ہے، اسی طرح جو چیز بیچی جارہی ہے اس کا مقدور التسلیم (یعنی دوسرے کو سپرد کرنے پر قادر ہونا) بھی ضروری ہے۔ چنانچہ،

امام ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی متوفی: 279ھ، اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَقُلْتُ يَأْتِينِي الرَّجُلُ يَسْأَلُنِي مِنَ الْبَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدِي أَبْتَاعُ لَهُ مِنَ السُّوقِ ثُمَّ أَبِيعُهُ قَالَ " لاَ تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ " (سنن الترمذي، أبواب البيوع عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في كراهية بيع ما ليس عندك،رقم الحديث: ۱۲۳۲،۲/ ۲۷۱، مطبوعة: دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولىٰ ۱٤۲۱ھ-۲۰۰۰م)

یعنی: حکیم بن حزام روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر عرض کی: میرے پاس کچھ لوگ آتے ہیں اور اس چیز کو بیچنے کے لیے کہتے ہیں جو میرے پاس نہیں ہوتی، تو کیا میں اس چیز کو ان کے لیے بازار سے خرید کر لاؤں پھر فروخت کروں؟ آپ نے فرمایا: **جو چیز تمہارے پاس نہیں ہے اس کی بیع (خرید و فروخت کا عقد) نہ کرو۔**

اور امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری متوفیٰ: 261ھ، اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: "مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلاَ يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ ".قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ مِثْلَهُ.(صحيح مسلم،كتاب البيوع، باب بطلان بيع المبيع قبل القبض، رقم الحديث:١٥٢٥، ٣/ ١١٥٩، مطبوعة: دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة: الأولى، ١٤٢٠هـ ، -١٩٩٩م)

یعنی: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے غلہ خرید اتو وہ اسے پورا کر لینے (قبضہ کرلینے) سے پہلے آگے فروخت نہ کرے۔" حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا: میں ہر چیز (کے بیچنے کے حکم) کو اسی کے طرح سمجھتا ہوں۔

امام محمد امین بن عمر، المعروف ابن عابدین شامی حنفی، (متوفی: ۱۲۵۲ھ)، انعقادِ بیع کی شرائط میں لکھتے ہیں:

وَشَرْطُ الْمَعْقُودِ عَلَيْهِ سِتَّةٌ: كَوْنُهُ مَوْجُودًا مَالًا مُتَقَوِّمًا مَمْلُوكًا فِي نَفْسِهِ، وَكَوْنُ الْمِلْكِ لِلْبَائِعِ فِيمَا يَبِيعُهُ لِنَفْسِهِ، وَكَوْنُهُ مَقْدُورَ التَّسْلِيمِ فَلَمْ يَنْعَقِدْ بَيْعُ الْمَعْدُومِ وَمَا لَهُ خَطَرُ الْعَدَمِ كَالْحَمْلِ وَاللَّبَنِ فِي الضَّرْعِ وَالثَّمَرِ قَبْلَ ظُهُورِهِ (رد المحتار على الدر المختار، كتاب البيوع، مطلب: شرائط البيع أنواع أربعة، تحت قوله: وشرط أهلية المتعاقدين، ٧/ ١٣، مطبوعة: دار المعرفة، بيروت، الطبعة الأولى، ١٤٢٠هـ-٢٠٠٠م)

یعنی: معقود علیہ (جس مال کی خرید و فروخت کا عقد ہو رہا ہے) سے متعلق شرائطِ عقد، چھ ہیں۔ اس معقود علیہ کا موجود ہونا، مال ہونا، متقوِّم ہونا، فی نفسہٖ مملوک (کسی کی ملکیت میں) ہونا، اور بیچنے والے شخص کی ملکیت میں ہونا جبکہ وہ اپنے لئے خود بیچے، اور اس مال کا مقدور التسلیم ہونا ہے۔ لہٰذا (ان شرائط کی بناء پر) معدُوم شیء کی بیع (خرید و فروخت) منعقد ہی نہیں ہوگی اور اُس شیء کی بیع بھی جس کے معدومُ ہونے کا خطرہ ہے مثلاً حمل اور تھن میں دودھ اور پکنے سے پہلے پھل۔

یعنی ایک درست خرید و فروخت میں:

- مبیع (فروخت کی جانے والی چیز) کا شریعت کی نظر میں "مال" ہونا ضروری ہے نہ کہ صرف تصوُّراتی طور پر بلکہ عملی طور پر۔
- مبیع کا فروخت کے وقت "موجود" ہونا ضروری ہے۔ آپ ایسی چیز نہیں بیچ سکتے جو ابھی موجود نہ ہو۔
- مبیع کا بیچنے والے کی "ملکیت" میں ہونا ضروری ہے۔ (یا بیچنے والا اصل مالک کی طرف سے وکیل ہونا چاہیے)۔
- مبیع کا قابلِ تسلیم ہونا بھی ضروری ہے، آپ ایسی چیز نہیں بیچ سکتے جو ناقابل رسائی ہو یا جسے خریدار کو سُپرد کرنا، ناممکن ہو۔
- مبیع کو واضح طور پر بیان کیا جانا ضروری ہے۔ اس کی خصوصیات، مقدار اور معیار معلوم ہونے چاہیے تاکہ قبضہ دیا جاسکے اور تنازعات سے بچا جاسکے۔

فقہِ حنفی کی روشنی میں، "بیع کے قابل مال" سے مراد وہ چیز ہے:

- جس کی طرف لوگوں کی طبیعتوں کا میلان ہو، اور ان کی نظر میں قدر رکھتی ہو۔

- اس پر قبضہ کیا جاسکے اور مستقبل کی ضروریات کے لیے قابلِ اعتماد طریقے سے ذخیرہ کیا جاسکے۔
- اس سے فائدہ اٹھانا جائز (مباح) ہو۔

مثال کے طور پر:

سونا، گندم، کپڑے، مویشی واضح طور پر مال ہیں کیونکہ وہ مندرجہ بالا تین شرائط کو پورا کرتے ہیں، جبکہ شراب اور سور کا گوشت شرعی لحاظ سے قابلِ فروخت مال نہیں ہیں، چاہے ان کی مارکیٹ میں قیمت ہو، کیونکہ ان میں تیسری شرط نہیں پائی جاتی۔

این ایف ٹی کی غالب اکثریت بیان کردہ وجوہات کی بناء پر تاحال شرعی طور پر "مال" نہیں اور عند الشرع جب بیع کا کوئی رُکن نہ پایا جائے یا وہ چیز جو بیچی جارہی ہے بیع کے قابل ہی نہ ہو تو وہ بیع باطل ہے۔

چنانچہ، علامہ برہان الدین ابو المعالی محمود بن صدر الشریعہ بن مازہ بخاری حنفی متوفی ۶۱۶ھ لکھتے ہیں: "وبیعُ المعدومِ باطلٌ" (المحیط البرھانی، کتاب النکاح، الفصل السادس فیما یجوز وما لایجوزبیعہ، ۶/۳۲۶، مطبوعۃ: دار الکتب العلمیۃ، بیروت، الطبعۃ الأولیٰ ۱۴۲۴ھ - ۲۰۰۴م)

یُونہی صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی حنفی متوفیٰ:۱۳۶۷ھ میں لکھتے ہیں: **"معدُوم کی بیع باطل ہے۔"** (بہارِ شریعت، **بیع فاسد کا بیان، ۲/۱۱/۷۰۲، مطبوعہ: مکتبۃ المدینہ، کراچی**)

اسی میں ہے:

"جو چیز اس کی مِلک میں نہ ہو اُس کی بیع جائز نہیں، یعنی اِس امید پر کہ میں اس کو خریدلُوں گا یا ہبہ یا میراث کے ذریعہ یا کسی اور طریق سے مجھے مل جائے گی، اُس کی

ابھی سے بیع کر دے، جیسا کہ آج کل اکثر تاجر کیا کرتے ہیں، یہ ناجائز ہے.... پھر اگر اس طرح بیع کی اور خرید کر مشتری کو دیدی جب بھی باطل ہی رہے گی۔ یوہیں وہ چیز جو ابھی طیار (تیار) نہیں ہے، بلکہ آئندہ ہوگی، مثلاً: کپڑا، گڑ، شکر، جو ابھی موجود نہیں ہے، اس امید پر بیچی کہ آئندہ ہو جائے گی، یہ بیع بھی باطل ہے کہ معدوم کی بیع ہے ۔" (بہار شریعت، حصہ:۱۱، بیع فاسد کا بیان، ۷۰۰/۲، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

آگے فرماتے ہیں:

" مال وہ چیز ہے جس کی طرف طبیعت کا میلان ہو جس کو دیا لیا جاتا ہو جس سے دوسروں کو روکتے ہوں جسے وقت ضرورت کے لیے جمع رکھتے ہوں۔" (بہار شریعت، حصہ:۱۱، بیع فاسد کا بیان، ۷۰۱/۲، مکتبۃ المدینہ، کراچی، ملتقطاً)

یعنی بیچے جانے والے سامان (مبیع) کی "ملکیت" کا مطلب یہ ہے کہ:

بیچنے والے کو اس سامان کی شرعی ملکیت حاصل ہو یا (بطورِ وکیل) بیچنے کا واضح اختیار ہونا چاہیے۔

ایسی چیز نہیں بیچ سکتے جو آپ کی ملکیت اور قبضہ میں نہ ہو، جیسے کسی اور کی جائیداد یا کوئی ایسی چیز جو ابھی موجود نہ ہو۔

یہاں تک کہ ایسی چیز بیچنا جو آپ مستقبل میں حاصل کریں گے یہ بھی باطل ہے، جب تک کہ یہ ایک درست پیشگی معاہدہ (بیع سَلَم) کے تحت نہ ہو، جس کی کئی کڑی شرائط ہیں۔

مبیع کا "واضح طور پر معلوم ہونے" کا مطلب ہے:

جو چیز بیچی جا رہی ہے وہ معلوم ہو اور اتنی تفصیل سے بیان کی گئی ہو کہ تنازعات سے بچا جا سکے۔

اگر یہ کوئی مادّی شے ہے، تو اس کی مقدار اور معیار کا واضح بیان ہونا چاہیے۔

اگر یہ کوئی منفعت یا خدمت یا ڈیجیٹل اثاثہ ہے، تو اس کا قابلِ تسلیم مقصودی منفعت ہونا، دائرہ کار، اور میعاد جیسی تفصیلات کا تعین ہونا چاہیے۔

کسی مبہم چیز کو نہیں بیچ سکتے۔ جیسے کہ "ایک سرپرائز تحفہ" یا "ایک مستقبل کا فائدہ"۔ جس کو واضح کیے بغیر یہ غَرَر (غیر یقینی صورت حال اور ابہام) ہے، جو بیع کو فاسد کر دیتا ہے۔

مذکورہ بالا فقہی احکام کی روشنی میں این ایف ٹی کا حکم:

این ایف ٹی اکثر صورتوں میں درست شرعی خرید فروخت کے لیے کی مبیع بننے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ فقہِ حنفی کے مطابق، اس کی کچھ وجوہات درج ذیل ہیں:

I. بہت سے این ایف ٹی ڈیجیٹل آرٹ، ٹوئیٹس، یا شوق کے لئے جمع کی جانے والی اشیاء کی ڈیجیٹل نمائندگی کرتے ہیں جن میں کوئی ٹھوس فائدہ یا real value (منفعتِ مقصودہ) نہیں ہوتی۔ ان کی قدر اکثر قیاس آرائی پر مبنی ہوتی ہے، جو افواہوں کی وجہ سے بڑھتی ہے نہ کہ فائدے کی وجہ سے۔ **جس صورت میں** این ایف ٹی کسی مُفید یا جائز (حلال اور مباح) چیز کی نمائندگی نہیں کرتا، تو یہ مال کے طور پر اہل نہیں ہو سکتا۔

(تفصیل اوپر: "ملکیتِ ناتمام" اور "قدر [value] کا دھوکہ" کے ضمن میں موجود ہے)

II. اسلام ناجائز و حرام اشیاء کی تجارت سے منع کرتا ہے، چاہے وہ حسّی و مادّی ہوں یا ڈیجیٹل۔ **وہ چیز جو بیچی جارہی ہے شرعاً بیچ کے قابل ہی نہ ہو تو وہ بیع باطل ہے۔** غیر شرعی مواد سے منسلک این ایف ٹی درست مال کے معیار پر پورا نہیں اترتے۔ کچھ مثالیں یہ ہیں:

- موسیقی اور موسیقی کی پرفارمنس
- فحش تصاویر و مواد
- الکحل سے متعلق برانڈنگ یا فروغ
- جوئے کے پلیٹ فارم یا کیسینو تک رسائی
- منشیات یا متعلقہ سامان
- مذہب کے بارے میں توہین آمیز یا طنزیہ مواد
- پُرتشدّد یا غیر اخلاقی گیم سے متعلق مواد
- حرام تفریح (مثلاً: فلمیں، غیر قانونی ایونٹس) سے منسلک این ایف ٹی۔
- غیر شرعی سرگرمیوں کے لیے استعمال ہونے والی ورچوئل رئیل اسٹیٹ
- سودی مالی مصنوعات (ربا) کو فروغ دینے والے این ایف ٹی

III. این ایف ٹی اکثر "میٹا ڈیٹا" یا کسی ڈیجیٹل فائل کے لنک کی طرف اشارہ کرتے ہیں، لیکن ہمیشہ اصل مواد کی ملکیت (مثلاً، کاپی رائٹ یا رائلٹی وغیرہ) شامل نہیں کرتے۔ اس سے اس بارے میں الجھن اور ابہام پیدا ہوتے ہیں کہ اصل میں کیا بیچا جارہا ہے۔ اور یہ فروخت سے پہلے کامل ملکیت کی شرط کی خلاف ورزی ہے۔

IV. **اگر این ایف ٹی ایک حقیقی، متعین ڈیجیٹل اثاثے (جیسے ایک لائسنس یافتہ آرٹ ورک، ڈومین نیم، سرور پر جگہ وغیرہ) کی نمائندگی کرتا ہے، اور اس کے حقوق کو حقیقی دنیا کے قوانین سے تحفظ بھی حاصل ہو تو یہ ایک قسم کے مال کے طور پر اہل ہو سکتا ہے۔ لیکن اکثر طور پر این ایف ٹی محض ایک بے وقعت ٹوکن ہوتا ہے جس کا کوئی واضح فائدہ یا ملکیت کے قانونی حقوق نہیں ہوتے۔**

ریسرچ کے مطابق:

این ایف ٹی لین دین میں غیر واضح شرائط، قیاس آرائی پر مبنی قیمتیں، اور غیر یقینی فوائد شامل ہوتے ہیں۔ خریداروں کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کیا حقوق حاصل کر رہے ہیں، جس سے "غرر" پیدا ہوتا ہے، جو خرید و فروخت کو فاسد کر دیتا ہے۔ **اگر این ایف ٹی مال کی تعریف پر کسی نادر صورت میں صادق آ بھی جائے تو بھی "غرر" کی بناء پر فسادِ بیع کا حکم ہے۔** ہارورڈ لاء اسکول (Harvard Law School) کی تجارتی اور بین الاقوامی قانون کی ماہر " اناستاسیا چووائیوا (Anastasiia Chuvaieva " کا مضمون، جو "NYU Jipel" نے شائع کیا، NFTs کے بارے میں بتاتا ہے کہ وہ ڈیجیٹل چیزوں کی ملکیت کو بہتر بنانے کا وعدہ تو کرتے ہیں، لیکن قانونی مسائل کی وجہ سے واضح نہیں ہیں۔ لوگ سوچتے ہیں کہ وہ مکمل ملکیت حاصل کریں گے، جو حقیقت میں نہیں ملتی۔ اسکی کئی مثالیں موجود ہیں۔

Refer: (Anastasiia Chuvaieva's **Non-Fungible Tokens and Failed Promises**, published by NYU Jipel. [https://jipel.law.nyu.edu/non-fungible-tokens-and-failed-promises/]

The Author: **Anastasiia Chuvaieva**, is an LL.M. graduate from Harvard Law School (2022) and an attorney admitted to practice in New York, with prior academic credentials in international and commercial law.)

V. بہت سے نوجوان این ایف ٹی کی خریداری اس کو سمجھے بغیر صرف فوری منافع کی اُمید اور لالچ میں کرتے ہیں، نہ کہ حقیقی تجارتی فائدے کے لیے۔ ان کی سوچ یہ ہوتی ہے کہ ان کی انویسٹمنٹ کی ویلیو بغیر کسی کام کے (passively)، اس چانس کے کھیل میں بہت بڑھ جائے گی یا لگائی ہوئی رقم ڈوب جائے گی۔ یہ رویہ قیاس آرائی پر مبنی خرید و فروخت (Speculative Practice) کی طرح ہو سکتا ہے۔ خاص طور پر جب قیمتیں غیر یقینی ہوں اور افواہوں اور جعلی خرید و فروخت کی وجہ سے گھٹتی بڑھتی ہوں۔

VI. زیادہ تر این ایف ٹی کرپٹو کرنسی کو بطور قیمت استعمال کرتے ہوئے خریدے جاتے ہیں، جس کا ثمن ہونا خود مُستند حنفی حلقوں میں موضوعِ بحث اور مشتبہ (Doubtful) ہے۔

VII. این ایف ٹی سے متعلق دھوکہ اور فریب، جیسے: پمپ اینڈ ڈمپ اسکیمیں Pump and Dump Schemes، جعلی مِلکیت کے دعوے، اور "رگ پل" (rug pull) وغیرہ سنگین قانونی، اخلاقی اور مالی خطرات پیدا کرتے ہیں، خاص طور پر شریعت کی نظر میں ان طریقوں میں **دھوکہ دہی، غبن، باطل**

طریقے سے مال کھانا شامل ہوتا ہے۔ واضح طور پر یہ سب طریقے بنیادی اسلامی اُصولوں جیسے کہ دیانت داری، صِدق اور امانت سے متصادِم ہیں۔

جب مسلمان **واضح ملکیت اور قدر کے بغیر این ایف ٹی میں سرمایہ کاری کرتے ہیں، تو وہ اپنے مال کو خود نقصان و ہلاکت کے خطرے میں ڈالتے ہیں، جس سے شریعت سختی سے منع کرتی ہے۔** اسلام اموال کے تحفظ اور منصفانہ لین دین پر زور دیتا ہے، اور کوئی بھی لین دین جو ناجائز کاروبار اور دھوکہ دہی یا ہیرا پھیری کے ذریعے مال کو خطرے میں ڈالتا ہے ممنوع ہے۔ شریعت کی طرف سے ہر وہ چیز جو ہلاکت کا باعث ہو اس سے باز رہنے کا حکم ہے۔ اللہ عزوجل اپنے کلام قرآن پاک میں اس کا حکم ارشاد فرماتا ہے: لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ (البقرہ۲/ ۱۹۵)

ترجمہ: اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔ (کنزالایمان)

نتیجہ و خلاصہ یہ ہے کہ، **اسلامی تجارتی اُصولوں اور اخلاقیات کی روشنی میں "تا حال"، این ایف ٹی کا لین دین "غالب طور پر" ناجائز معاملات پر مبنی ہے۔** اکثر صورتوں میں تو این ایف ٹی درست شرعی خرید فروخت کے لیے کی "مبیع" بننے کی اہلیت ہی نہیں رکھتے۔ **اس میں خِلافِ شرع مَواد، غیر یقینی حقوق، غَرر، قیاس آرائی پر مبنی طریقوں (speculations) اور فراڈ (scams) کا غلبہ ہے۔ ترقی یافتہ مغربی ممالک کے دنیاوی قوانین بھی اسے اب تک روایتی مالکانہ حقوق اور تحفظ نہیں دیتے۔**

لہٰذا، مسلمانوں کو ان میں سرمایہ کاری کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔ ایسے معاملات نہ صرف مسلمان کے دین وایمان کو نقصان پہنچاتے ہیں بلکہ اس کے مال کو بھی ہلاکت ونقصان کے خطرے میں ڈالتے ہیں۔

هذا ما ظهر لي والله تعالىٰ ورسوله (ﷺ) أعلم بالصواب

كتبه:

أبو الليث محمد طاهر قادري

(المتخصص في الفقه الإسلامي)

بـ دار الإفتاء النّور،

جمعية اشاعة أهل السنّة (باكستان)، كراتشى

Abul Laith Muhammad Tahir Qadri

Dars e Nizami with Specialization in Hanafi Jurisprudence
ACCA (Affiliate), MA Islamic Studies,
Bachelors (Commerce) (UOK)
Research Fellow at Dar ul Ifta AnNoor
Jamiat Ishaat Ahlus Sunnah Pakistan

TF-4070

۱۸ ستمبر ۲۰۲۵ء بمطابق: ۲۴ ربیع الاول ۱۴۴۷ھ۔

18th September 2025 C.E
24th Rabi ul Awwal 1447 A.H

الجواب صحيح

شيخ الحديث مفتي محمد أحمد النّعيمي

رئيس دار الحديث و دار الإفتاء

ومهتمم دار العلوم انوار المجددية النّعيمية

غريب آباد، ملير، كراتشي

الجواب صحيح

الدكتور المفتي محمد عطاء الله النّعيمي

شيخ الحديث جامعة النّور، ورئيس دار الإفتاء النّور

جمعية إشاعة أهل السنة (باكستان)، كراتشي

الجواب صحیح

المفتی محمد جنید العطاری النّعیمی

دارالإفتاء، جمعیة إشاعة أهل السنة(باكستان)،كراتشی

الجواب صحیح

المفتی محمد شهزاد العطاری المدنی

دارالإفتاء، جمعیة إشاعة أهل السنة(باكستان)،كراتشی

لله درّ المُجیب حیث أجاب و أجاد فی ما أفاد

المفتی مهتاب أحمد قمر النّعیمی

الجواب صحیح

الجواب صحیح

بارك الله فی علمه و زاده الله توفیقاً

أبو ثوبان المفتی محمد كاشف مشتاق العطاری النّعیمی

دارالإفتاء، جمعیة إشاعة أهل السنة(باكستان)،كراتشی دارالإفتاء، جمعیة إشاعة أهل السنة (باكستان)،كراتشی

الجواب صحیح و كامل والمجیب نجیح و فاضل

المفتی عبدالرحمن القادری

دارالإفتاء غریب نواز،

لمبی جامع مسجد، ملاوی وسطی، افریقه

الجواب صحیح و المُجیب مُصِیب

أبو آصف المفتی محمد كاشف المدنی النّعیمی

رئیس دارالإفتاء الهاشمیة، كراتشی

الجواب صحیح

المفتی جلال الدین أحمد الأمجدی النّعیمی

خادم جامعة گلشن فاطمه للبنات، پیپل گاؤں،

تائیگاؤں ، ضلع نانڈیر مهاراشٹر، الهند

الجواب صحیح

المفتی شكیل اختر القادری النّعیمی

شیخ الحدیث بمدرسة اللبنات، كرناٹك، إنڈیا

الجواب صحیح

المفتی محمد سجاد عثمان النّعیمی

دارالإفتاء الضیائیة ،كراتشی

الجواب صحیح و المُجیب مُصِیب

أبو أسید عبید رضا مدنی

رئیس مركزی دارالإفتاء اهلسنّت،

عیسیٰ خیل، ضلع میانوالی

الجواب صحیح

أبو عاطف المفتی محمد آصف حنیف العطاری النّعیمی

دارالإفتاء، جمعیة إشاعة أهل السنة(باكستان)،كراتشی

مصادر و مراجع

قرآن الكريم و علومه

1. القرآن الكريم
2. كنزالايمان في ترجمة القرآن(ا لأردية)، الإمام احمد رضأ خان الحنفي القادري، الماتريدي(ت1340هـ)،ط كراتشي

الحديث وشروح الحديث و علوم الحديث

3. صحيح المسلم، ابوالحسين،امام مسلم بن الحجاج القشيري،(ت 261هـ)، ط، دار الكتب العلمية، بيروت،الطبعة: الأولى، 1420هـ -1999م)
4. سنن الترمذي، أبو عيسى محمد بن عيسى الترمذي (ت 279هـ)، دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولیٰ 1421هـ-2000م)

الفقه و أصوله :

5. تحفة الفقهاء، لإمام محمد بن احمد علاء الدين سمرقندى، ت: 540هـ، دار الكتب العلمية، بيروت -،الطبعة: الثانية، 1414هـ ، -1994م)

6. المحيط البرهاني ، لإبن مَازَةَ البخاري الحنفي، ت 616 هـ، المحقق: الجندي، دار الكتب العلمية، بيروت –، الطبعة: الأولى، 1424هـ ، –2004م)

7. رد المحتار على الدر المختار، محمد أمين بن عمر المعروف بـ ابن عابدين، الدمشقي الحنفي(ت 1252 هـ)، مطبوعة: دار المعرفة، بيروت، الطبعة الأولى، 1420هـ –2000 م)

8. بهار شريعت(الأردية) ، صدر الشريعة محمد امجد علي اعظمي 1367 هـ، مكتبة المدينة، كراتشي.

<u>نفس مسئلہ کی تحقیق کے حوالہ جات:</u>

- ***<u>Non-Fungible Tokens and Failed Promises, NYU Journal of Intellectual Property & Entertainment Law</u>*** (<u>https://jipel.law.nyu.edu/non-fungible-tokens-and-failed-promises/</u>) *[The NYU Journal of Intellectual Property & Entertainment Law is a peer-reviewed academic journal, ensuring high credibility]*
- ***Linking a Digital Asset to an NFT — Technical and Legal Analysis, Laws (MDPI), 2024*** . (<u>https://www.mdpi.com/2075-471X/13/5/59</u>) *[MDPI's Laws is a peer-reviewed, open-access journal, reputable in legal and technical research]*

- ***Issues Relating to Smart Contracts in the Indian Context and Their Effect on NFTs,*** **NLIU CSIPR .** (https://csipr.nliu.ac.in/technology/issues-relating-to-smart-contracts-in-the-indian-context-and-their-effect-on-nfts/)
  [Published by the National Law Institute University's Centre for Studies in Intellectual Property Rights, a reputable academic source]
- ***95% of NFTs are Dead - Trends, Predictions & Statistics 2025;*** **DappGambl** (https://dappgambl.com/nfts/dead-nfts/)
  [DappGambl is an industry source focused on blockchain and NFTs, it's a recognized source for crypto market insights.]
- ***Illicit Finance Risk***, **U.S. Department of the Treasury. (2024).** https://home.treasury.gov/system/files/136/Illicit-Finance-Risk-Assessment-of-Non-Fungible-Tokens.pdf

  [The U.S. Department of the Treasury is a highly authoritative government source, ensuring robust credibility]
- ***NFT Developer Charged in $2.9M Mutant Ape Planet Fraud,*** **U.S. Department of Justice. (2023).** https://www.justice.gov/usao-edny/pr/non-fungible-token-nft-

developer-charged-multi-million-dollar-international-fraud
[The U.S. Department of Justice is a highly authoritative source, providing factual legal information]

- ***Over $30B of NFT Trading Volume on Ethereum Is Wash Trading,* CoinDesk. (2022).**
https://www.coindesk.com/web3/2022/12/23/over-30b-of-nft-trading-volume-on-ethereum-is-wash-trading-research-suggests
[CoinDesk is a well-known crypto news outlet, credible for industry reporting]

- ***Detecting NFT Scams on Social Media.* PhishNFT Study. (2023). arXiv:2301.09806.**
https://arxiv.org/abs/2301.09806
[arXiv is a reputable preprint server, it's a valuable academic source.]

- ***Q3 2023 Market Pulse (CryptoSlam Data),* Binance Research (2023).**

https://research.binance.com/en/analysis/market-pulse-q3-2023

[Binance Research is a credible industry source]

العروة في الحج والعمرة

فتاویٰ حج وعمرہ

مؤلف

حضرت علامہ ڈاکٹر مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی

(شیخ الحدیث جامعۃ النور ورئیس دارالافتاء جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

مرتب

حضرت علامہ مولانا محمد عرفان قادری ضیائی مدظلہ العالی

(ناظم اعلیٰ جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

ناشر

جمعیتِ اشاعتِ اہلسنّت پاکستان

طلاقِ ثلاثہ کا شرعی حکم

مؤلف
حضرت علامہ ڈاکٹر مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی
(شیخ الحدیث جامعۃ النور ورئیس دار الافتاء جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

مرتب
حضرت علامہ مولانا محمد عرفان قادری ضیائی مدظلہ العالی
(ناظم اعلیٰ جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

ناشر
جمعیتِ اشاعتِ اہلسنّت پاکستان

اس خط کے ذریعے آپ سے التماس ہے کہ آپ اس خط کے آخر میں دیئے ہوئے فارم پر اپنا مکمل نام اور پتہ خوشخط لکھ کر ہمیں منی آرڈر کے ساتھ ارسال کردیں تاکہ آپ کو نئے سال کے لئے جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے سلسلہ مفت اشاعت کا ممبر بنالیا جائے۔ صرف اور صرف منی آرڈر کے ذریعے بھیجی جانے والی رقم قابل قبول ہو گی، خط کے ذریعے نقد رقم بھیجنے والے حضرات کو ممبر شپ جاری نہیں کی جائے گی۔ البتہ کراچی کے رہائشی یا دوسرے جو حضرات دستی طور پر دفتر میں آکر فیس جمع کروانا چاہیں تو وہ روزانہ شام 5 بجے سے رات 12 بجے تک رابطہ کرسکتے ہیں، ممبر شپ فارم جلد از جلد جمع کروائیں۔ دسمبر تک وصول ہونے والے ممبر شپ فارم پر سال کی پوری 12 کتابیں ارسال کی جائیں گی البتہ اس کے بعد موصول ہونے والے ممبر شپ فارمز پر مہینے کے اعتبار سے بتدریج ایک ایک کتاب کم ارسال کی جائے گی مثلاً اگر کسی کا فارم جنوری میں موصول ہوا تو اسے 11 کتابیں اور اگر کسی کا فروری میں موصول ہوا تو اسے 10 کتابیں ارسال کی جائیں گی۔

نوٹ: اپنا نام، پتہ، موجودہ ممبر شپ نمبر (منی آرڈر اور فارم دونوں پر) اردو زبان میں نہایت خوشخط اور خوب واضح لکھیں تاکہ کتابیں بروقت اور آسانی کے ساتھ آپ تک پہنچ سکیں۔ نیز پرانے ممبران کو خط لکھنا ضروری نہیں بلکہ منی آرڈر پر اپنا موجودہ ممبر شپ نمبر لکھ کر روانہ کردیں اور خط لکھنے والے حضرات جس نام سے منی آرڈر بھیجیں خط بھی اسی نام سے روانہ کریں۔ منی آرڈر میں اپنا فون نمبر ضرور تحریر کریں۔ تمام حضرات دسمبر تک اپنا فارم جمع کرادیں۔

ہمارا پوسٹل ایڈریس یہ ہے:
جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی۔74000

فقط
علامہ مہربان قادری (معاون محمد سعید رضا)
شعبہ نشرواشاعت 021-32439799
0314-2021215

نام.............................ولدیت.............................

مکمل پتہ...

.............................قریبی مشہور جگہ.............................

موبائل نمبر / فون نمبر.............................سابقہ سیریل نمبر.............................

نوٹ: ایک سے زائد افراد ایک ہی منی آرڈر میں رقم روانہ کرسکتے ہیں اور فارم نہ ملنے کی صورت میں اس کی فوٹو کاپی استعمال کی جاسکتی ہے۔ برائے کرم اپنا موبائل نمبر ضرور تحریر کریں تاکہ رابطہ کرنے میں آسانی ہو۔

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان کی سرگرمیاں

مدارس حفظ و ناظرہ (للبنین، للبنات)

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت صبح، دوپہر اور رات کو حفظ و ناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں جہاں قرآنِ پاک حفظ و ناظرہ کی تعلیم مفت دی جاتی ہے۔

درسِ نظامی (للبنین، للبنات)

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت صبح، دوپہر اور رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیرِ نگرانی درسِ نظامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

تخصّص فی الفقہ الإسلامی

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیرِ نگرانی تخصص فی الفقہ الاسلامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

دارالإفتاء

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت مسلمانوں کے روزمرہ کے مسائل میں دینی رہنمائی کے لئے عرصہ دراز سے دارالإفتاء بھی قائم ہے۔

مفت سلسلۂ اشاعت

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے جس کے تحت ہر ماہ مُقتدر علماء اہلسنّت کی کتابیں مفت شائع کر کے تقسیم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات نور مسجد سے رابطہ کریں۔

کُتب لائبریری

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے جس میں مختلف علماء کرام کے نادر و نایاب مخطوطات، عربی و اردو کُتب مطالعہ کے لئے دستیاب ہیں۔

روحانی پروگرام

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت ہر اتوار عصر تا مغرب ختمِ قادریہ اور خصوصی دعا۔ تسکینِ روح اور تقویتِ ایمان کے لئے شرکت کریں۔

النور اکیڈمی

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت دینی و دنیاوی تعلیم کے حسین امتزاج سے اپنے بچوں اور بچیوں کو مزین کریں۔ صبح کے اوقات میں رابطہ فرمائیں۔

درسِ شفاء شریف

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت خواتین کے لئے ہر پیر و منگل صبح دس سے گیارہ بجے درس ہوتا ہے جس میں شرکت کے لئے صبح کے اوقات میں رابطہ فرمائیں۔